قارئین

افکار و تاثرات

دارالعلوم آمد اور تاثرات : مولانا سید انظر شاہ کشمیری
قادیان سے اسرائیل اور 505 ویلج : صلاح الدین ناصر
خمینی کے ایران میں اہل سنت : ایرانی اہل سنت طلبہ

مولانا انظر شاہ کشمیری کے تاثرات و مشاہدات

برادر مکرم و محترم جناب مولانا سمیع الحق صاحب شکر اللہ
تحیۂ مسنونہ!

سال گذشتہ پاکستان حاضری کے موقعہ پر آپ سے نیاز حاصل نہ ہونے کا قلق برابر محسوس کرتا رہا۔ معلوم ہوا تھا کہ آپ حرمین شریفین تشریف لے گئے ہیں۔ اور واپسی بھی میری موجودگی میں اس وقت ہوئی جب میں مراجعت وطن کے لئے پابرکاب تھا۔

" اکوڑہ خٹک " حاضری دی تھی اور حضرت المحترم شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب ادام اللہ ظلہ سے شرف نیاز حاصل ہوا۔ آپ کی درسگاہ کی زیارت کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ مزید حضرت مدظلہ کے خوان کرم سے زلّہ ربائی نصیب ظلوم و جہول تھی۔

اپنے بزرگوں میں سے کسی اہم شخصیت کا یہ مقولہ کانوں میں پڑا ہوا ہے کہ " صاحبزادے بڑی مشکل سے کسی کے معتقد ہوا کرتے ہیں "۔ اور حضرت مظہر جان جاناں کا یہ ارشاد تو ان کے مکتوبات میں نظر سے گذرا کہ

"نازک مزاجی لازم صاحب زادگیست"

لیکن کسی مبالغہ اور توریہ کے بغیر عرض کرتا ہوں کہ آپ کے والد ماجد مدظلہ سے پورے پاکستان میں ایک گہرا تاثر لیا۔ معصومیت، سادگی، عالمانہ شان، فقیرانہ جلال، شکوہ دین، آثار بے سروسامانی، جسم زیبا پر ہر ایک اپنی مناسب جگہ پر موجود ہے۔ دولت کدہ کے اس حصہ میں دستر خوان بچھایا جس کی قدامت و کہنگی صدیوں قبل کے علماء ربّانی کی یاد تازہ کرتے تھے۔ بصورت نقد تبرک بھی عنایت فرمایا جس کے لینے میں یہ حقیر متامّل ہوا تو یہ جملہ بھی زبان مبارک پر آکر سامعہ میں رس گھولتا تھا۔ "چلو بس ہوچکا"

خدا تعالیٰ مدظلہ کو عاجلہ و کاملہ و مستمرہ صحت عطا فرمائے۔ کہ قحط الرجال کی سیاہ چادر کائنات پر پھیلتی جارہی ہے۔ اور پاکستان تو آثار کہنہ سے آئے دن خالی ہوا جاتا ہے۔ ان احوال میں حضرت مدظلہ کا وجود اقدس مغتنمات روزگار ہے۔ میری جانب سے حقیر سلام پیش فرما کر مزاج پرسی فرمائیں۔ اور عرض کریں کہ دوراعادہ

مصروف دعاء صحت ہے ۔ واللہ سمیع علیم فانہ مجیب الدعوات ۔ الحق برابر پہنچتا ہے جس کے لئے ممنون ہوں حضرت مہتمم صاحب کا آپ کے مجلہ پہ بہت حق ہے ۔ اس کی ادائیگی ابھی نہیں ہو سکتی ۔ کاش کہ مرحوم کے شایان شان آپ کوئی نمبر نکالتے ۔ قطع نظر اختلافات مرحوم اس دور میں " دیوبندیت " کی علامت تھے ۔ زندگی کے آخری مراحل میں صبر، سکوت، استغناء کا ناقابل شکست مظاہرہ فرما کر اسلاف کی مجسم تصویر اور ہماری تابناک ماضی کی متحرک یادگار بن گئے تھے ۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ زمانہ جوں جوں قدم آگے بڑھائے گا، غلط فہمیوں کے پردے چاک ہوں گے ۔ اور محسوس ہوگا کہ حلقۂ دیوبند نے جو از شرق تا غرب پھیلا ہوا ہے گوہر شب چراغ کھو دیا ہے ۔ وہ اپنی صورت و سیرت، مکارم اخلاق، بلند و بالا شخصیت کے اعتبار سے دیوبند ایسے عظیم مکتبۂ فکر کے سجے سجائے مدیر تھے ۔ اور انہیں اس مکتبۂ فکر کی ترجمانی کے لئے خدا تعالیٰ نے منتخب فرمایا تھا ۔ فرحمہ اللہ رحمۃً واسعۃً

خدا کرے کہ مزاج سامی بعافیت ہوں ۔ والسلام (انظر شاہ کشمیری دیوبند) ۴ ۱/۳ ۱۴۰۴ھ

قادیان سے اسرائیل تک اور اب SOS ویلیج ؟ | آپ کی کتاب ،، قادیان سے اسرائیل تک " نظر سے گذری ۔ اس پر جس قدر بھی داد دی جائے کم ہے ۔ خدا کرے زورِ قلم اور زیادہ ۔ جزاک اللہ ! قادیانی احباب بھی لاجواب ہیں ۔ " مرزا محمود احمد صاحب " تک وہ آپ کی بات کی تائید کرتے ہیں ۔ مرزا غلام احمد کو ان باتوں سے بری الذمہ قرار دیتے ہیں ۔ اس قدر سنجیدہ تنقید اور تبصرہ اس تحریک کا آج تک کسی نے نہیں کیا ۔ خدا آپ کو اس کا بدلہ دے ۔ آمین

آپ اب اس کی دوسری جلد فوری طور پر شروع کر دیں ۔ جس کا نام رکھیں " پاکستان سے بنگلہ دیش تک " اس کے بارے میں جو بھی معلومات آپ کو درکار ہوں اس بارے میں مشورہ اور ابتدائی معلومات مہیا کرنے کو تیار ہوں ۔ تقسیم بنگال ۱۹۰۵ء اور اس کے بارے میں ہندوؤں کی ناراضگی اور مرزا صاحب کا الہام " بنگلہ کی دلجوئی " ہوگی ۔ پھر ۱۹۱۱ء میں تقسیم بنگال کی منسوخی ۔ مشرقی پاکستان کی وجہ سے بنگالی مسلمانوں کے فوائد ۔ پاکستان کے قیام کے بعد سردار عبدالرب نشتر کے زمانہ میں پنجاب کے آئی سی ۔ ایس (I.C.S) افسران کی مشرقی پاکستان میں Posting اور پھر بنگلہ دیش کا قیام ۔ اور مکتی فوج میں قادیانی نوجوانوں کا عملی حصہ ۔ شمالی بنگال میں ،، احمد نگر ،، کا قیام (ضلع دیناج پور) برہمن بڑیہ کے احمدیہ فسادات ۔ ان سب امور پر سیر حاصل تنقید اور تبصرہ کی ضرورت ہے ۔ سامراجی منصوبے ایک ایک کر کے آپ کے سامنے آتے جائیں گے ۔ ذرا قلم و کتاب لے کر دیکھیں ۔

آپ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ فلسطین کا سابق مبلغ مولوی سلیم احمد آج کل کلکتہ (بھارت) میں مقیم ہے ۔